Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ
روزنامہ
بروز منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۸ ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ ، ۲۵ صلح ۱۳۵۱ ہش ، ۲۵ جنوری ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۱

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۴ صلح - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۳ صلح کی رپورٹ مظہر ہے کہ :-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہر لمحہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ - ۲۴ صلح - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کھانسی سے تو آرام ہے لیکن سردرد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

برادرم مکرم عبد الحفیظ صاحب کھوکھر مربی سلسلہ احمدیہ کو ۲۰ جنوری ۱۹۷۲ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم عبد الرحیم صاحب کھوکھر حال قبرص کی پوتی اور مکرم صدر الدین احمد صاحب کھوکھر آف کراچی کی نواسی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام "امۃ الولی" تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت، ایمان اور اقبال والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔

(مرزا نصیر احمد دارالصدر غربی ربوہ)

محترم مولوی تاج الدین صاحب لائل پوری (سابق ناظم دارالقضاء) عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اب تکلیف زیادہ ہوگئی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر سابق ایڈیٹر الفضل کئی دنوں سے مسلسل بیمار چلے آتے ہیں اور کمزوری بڑھتی جارہی ہے۔

احباب جماعت درد و الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور نماز کو قبولیتِ دعا کی کنجی سمجھو

ہماری کامیابی کا ذریعہ استغفار، توبہ، دینی علوم سے واقفیت اور نماز کی ادائیگی ہے

"اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آجاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مُردہ نہ ہونے دو کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وُہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جاوے پھر وُہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تاکہ وہ بیکار نہ ہو جاوے۔ اگر تم نے سچی توبہ نہیں کی تو وہ اُس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے۔ اور اگر وہ سچی توبہ ہے۔ تو وہ اُس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔ آج کل اِس توبہ میں بڑی بڑی مشکلات ہیں۔ . . . . ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدِنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز قبولیتِ دعا کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اُس میں دُعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وُہ حقوقِ الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو۔ بچو۔"

(الحکم ۲۳ را پریل ۱۹۰۳ء)

قرآن مجید معہ انگریزی ترجمہ کے متعلق
ضروری اطلاع

احباب جماعت کو معلوم ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت قرآن مجید معہ انگریزی ترجمہ پاکٹ سائز چھپ چکا ہے۔

اب احباب کے لئے مزید خوشخبری ہے کہ قرآن مجید معہ انگریزی ترجمہ بڑے سائز پر بھی طبع ہوگیا ہے۔ حجم ۶۷۵ صفحات ہے۔ پچاس صفحات کا انڈیکس بھی شامل ہے۔ آفسٹ پیپر پر نہایت اعلیٰ طباعت، عمدہ اور مضبوط جلد ہے۔ ہدیہ صرف چھ روپے مقرر ہے جو اصل لاگت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا ارشاد ہے کہ قرآن مجید اصل لاگت پر احباب کو دیا جائے "تاکہ زیادہ سے زیادہ دوست فائدہ اٹھا سکیں اور زیادہ سے زیادہ اشاعت قرآن مجید کی ہو سکے۔" ادارۃ المصنفین ربوہ سے ہر دو سائز کے قرآن مجید مل سکتے ہیں۔ احباب جلد از جلد حاصل کر لیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۵ صلح ۱۳۵۱ ہش

انجام کار حقیقی کامیابی سے ہمکنار ہونے کا طریق

ہم قبل ازیں واضح کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ کے ماتحت مومنوں کو ابتلاء ضرور پیش آتے ہیں۔ یہ ابتلاء امتحان و آزمائش کے طور پر آئیں یا اصلاح کی غرض سے سرزنش اور سزادہی کے طور پر۔ ان کی اصل غرض مومنوں کو کامیابی کے ضامن اوصاف سے متصف کرنا ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابتلاؤں کے زمانہ میں جہاں مومن **صبر** کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہیں، وہاں وہ **تقویٰ** کی راہوں پر پورے تعہد کے ساتھ گامزن ہو کر رضائے الٰہی کے حصول میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتلاؤں میں سُرخرو ہونے اور نصرتِ الٰہی کا مورد بننے کا دار و مدار از روئے قرآن مجید انہی دو اوصاف یعنی صبر اور تقویٰ پر ہوتا ہے۔

چنانچہ جب ہم اس نقطۂ نگاہ سے قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں جا بجا ایسی آیات ملتی ہیں جن میں علی الخصوص ابتلاؤں میں سُرخرو ہونے کے لحاظ سے صبر اور تقویٰ کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو آنے والے ابتلاؤں اور ان میں کامیابی کے ذرائع سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِکُمْ وَ اَنْفُسِکُمْ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا اَذًی کَثِیْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ (اٰل عمران آیت ۱۸۷)

یعنی تمہیں تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں کے متعلق ضرور آزمایا جائے گا اور تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور اُن سے بھی جو مشرک ہیں بہت دُکھ دینے والی باتیں سُنو گے۔ اور اگر تم (اس آزمائش کے وقت میں اور ان دُکھ دینے والی باتوں پر) صبر کرو گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو یہ یقیناً ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

صبر اور تقویٰ کو ہمت والے کام قرار دینے کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا ہے کہ اگر تم ابتلاء کے دوران صبر اور تقوےٰ کا مظاہرہ کرو گے تو تمہارے وہ دشمن جو اہلِ کتاب میں سے ہوں یا مشرکوں (یعنی بُتوں کی پُوجا کرنے والوں) میں سے ان کی دُکھ دینے والی باتیں اور دُوسرے معاندانہ منصوبے تمہارا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے اللہ تعالیٰ ان کے منصوبوں کو خاک میں ملا کر رکھ دے گا۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا لَا یَضُرُّکُمْ کَیْدُھُمْ شَیْئًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ۝ (اٰل عمران آیت ۱۲۱)

اور اگر تم صبر کرو گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو ان کی مخالفانہ چال تمہیں کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکے گی اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ یقیناً اُسے پارہ پارہ کرنے والا ہے۔

ابتلاء اور آزمائش کے دوران صبر اور تقویٰ کا مظاہرہ کرنے کی اہمیت واضح کرنے کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی باور کرایا ہے کہ ان دو اوصاف سے متصف ہونے کا یہی نتیجہ نہیں ہوگا کہ تم دشمن کے مخالفانہ منصوبوں اور چالوں کے ضرر سے محفوظ ہو گے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اُس کی تدبیروں کو خاک میں ملا کر رکھ دے گا بلکہ ان اوصاف سے متصف ہونے کے نتیجے میں وہ دشمن کے بالمقابل تمہیں بالآخر کامیابی بھی بخشے گا۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (اٰل عمران آیت ۲۰۱)

یعنی اے ایمان دارو! صبر سے کام لو اور دشمن سے بڑھ کر صبر دکھاؤ اور سرحدوں کی نگرانی رکھو اور (یاد رکھو صرف صبر، مصابرت اور مرابطت ہی کافی نہیں ہے بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ) اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم (دشمن کے مقابلہ میں) کامیاب ہو جاؤ۔

ابتلاء کے وقت کامیابی سے ہمکنار ہونے کے سلسلہ میں صبر کے ساتھ تقویٰ شعاری کی اہمیت کو واضح کرنے کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ اگر درمیانی عرصہ میں مومنوں کو بظاہر ناکامی سے بھی دوچار ہونا پڑے تو انہیں اس پر ہراساں اور مایوس نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اگر وہ صبر کا نہایت اعلیٰ مظاہرہ کرتے ہوئے تقویٰ کی راہوں پر گامزن رہے تو وہ متقی ہونے کی وجہ سے کامیاب ہونگے کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہ اٹل فیصلہ ہے کہ انجام کار تقویٰ شعار لوگوں ہی کو کامیابی نصیب ہوگی۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اِسْتَعِیْنُوْا بِاللّٰہِ وَ اصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ ۙ۟ یُوْرِثُھَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ ؕ وَ الْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ (الاعراف آیت ۱۲۹)

یعنی اللہ سے مدد مانگتے رہو اور صبر سے کام لو۔ زمین اللہ ہی کی ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اس کا وارث و مالک بنا دے (باقی رہی اصل اور آخری کامیابی سو) انجام کار کامیاب ہونا تقویٰ شعار لوگوں کے لئے ہی مقدر ہے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ابتلاؤں میں صبر کرنے والوں اور تقویٰ اختیار کرنے والوں کے اجر کو کبھی ضائع نہیں ہونے دیتا۔ وہ انہیں ان دو صفات کے مظاہر کا جو مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ہیں ضرور اجر دیتا ہے اور انجام کار انہیں کامیاب و کامران کر کے رہتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اِنَّہٗ مَنْ یَّتَّقِ وَ یَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (یوسف آیت ۹۱)

یعنی حق بات یہی ہے کہ جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو اللہ ایسے نیکو کاروں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا۔

پس قرآن مجید کی رُو سے صبر اور تقویٰ مومنوں کی دو ایسی صفات ہیں جن سے پُوری طرح متصف ہو کر وہ ابتلاؤں میں سے سُرخرو ہو کر نکل سکتے ہیں اور نہ صرف یہ کہ وہ دشمنوں کے ضرر سے محفوظ رہ سکتے ہیں بلکہ اگر انہیں عارضی طور پر ناکامیوں سے دوچار ہونا بھی پڑے تو انجام کار اُن کا کامیابی سے ہمکنار ہونا اور خود اپنے دشمنوں پر غالب آنا یقینی ہوتا ہے۔ یہ خدائی وعدہ ہے جو کبھی ٹل نہیں سکتا۔ لیکن شرط یہی ہے کہ مومن ابتلاؤں کے وارد ہونے پر نہ تو گھبرائیں اور نہ ہراساں اور مایوس ہوں بلکہ صبر کا عدیم النظیر مظاہرہ کرتے اور تقویٰ کی راہوں پر گامزن رہتے ہوئے نیک اعمال بجالانے میں مصروف رہیں اور دُعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد و نصرت مانگتے رہیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ بالآخر وہ کامیاب نہ ہوں اور اپنے دشمنوں پر غالب نہ آئیں۔

آج انہیں دو اوصاف سے متصف ہونے کی ہم اہلِ پاکستان کو سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ صرف صبر، مصابرت اور مرابطت سے کام لینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ حقیقی صبر و مصابرت اور مرابطت کی توفیق متقیوں ہی کو ملتی ہے اور متقیوں ہی کے اعمال جن میں صبر، مصابرت اور مرابطت بھی شامل ہیں عند اللہ مقبول ہو کر بار آور اور نتیجہ خیز ثابت ہوتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَ الصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِیْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ (البقرۃ آیت ۱۷۸)

یعنی کامل نیک وہ مومن ہیں جو خاص کر تنگی اور بیماری میں اور جنگ کے وقت (مراد یہ کہ ابتلاؤں کے وارد ہونے پر) صبر سے کام لیتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے قول کے سچے نکلے اور یہی لوگ کامل متقی ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ کامل تقویٰ کے نتیجہ میں ہی حقیقی صبر کی توفیق ملتی ہے۔ اور جب ابتلاؤں کے وقت کوئی قوم کامل تقویٰ اور کامل صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اُس کی تائید و نصرت کی طالب ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ مشکلات و مصائب کے بادل چھانٹ دیتا ہے عارضی ناکامیوں کو دائمی کامیابیوں میں بدل دیتا ہے اور اسے وَ الْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ کے مطابق اپنے دشمنوں پر غالب کر دکھاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کے ۲۹ ویں سالانہ اجتماع کے موقع پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور افتتاحی خطاب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سات صفات جن کا ہر نسل کے اندر پیدا ہونا ضروری ہے

فرمودہ ۸ اخاء ۱۳۵۰ہش (۸ اکتوبر ۱۹۷۱ء) بمقام ربوہ

(۲)

سات صفات کی اہمیت

پس یہ دراصل سات صفات ہیں جو ہمارے لئے مظلومیت سے کامل محسن بننے تک کے راستے کے نشان ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت شروع میں اسلام ایک مظلوم کی حیثیت میں تھا۔ کفار مسلمانوں کو گرمیوں میں تپتی ہوئی ریت یا پتھروں پر لٹا دیتے تھے یا اُن کے سینے پر تپتے ہوئے پتھر رکھ دیتے تھے۔ بعض دفعہ کوڑے لگاتے تھے مسلمان عورتوں کی شرمگاہوں میں نیزے مارتے تھے۔ ان کی لاتیں پکڑ کر گھسیٹتے بلکہ بعض دفعہ چیر دیتے تھے۔

غرض مسلمان مظلوم تھے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ میں تمہیں یہ سات گر سکھاتا ہوں تم ان پر عمل کرو۔ تمہاری جتنی طاقت ہے۔ اتنی تیاری کرو۔ یہ یاد رکھیں! احمدی بھی یاد رکھیں!! خدا مجھے اور آپ کو یہ نہیں فرماتا کہ اپنی طاقت سے زیادہ دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے تیاری کرو۔ خدا تعالیٰ مجھے اور آپ کو یہ بشارت دے رہا ہے کہ جتنی تمہاری طاقت ہے جب تم اس کے مطابق تیاری کر لوگے تو اسلام کو غالب کرنے کے لئے اس طاقت کے علاوہ اس سے بہت زیادہ بلکہ کروڑ، ارب کھرب گنا زیادہ طاقت کی ضرورت ہے وہ میں دوں گا اور اس طرح اسلام غالب آجائے گا۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظلوم تھے مگر اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلکر محسن کامل بن گئے اس محسن کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر مسلمان پہلے زمانہ میں مظلوم سے ظالم نہیں بنا بلکہ مظلوم سے ظلی محسن کامل بنا۔

حضرت بلال اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مثال

اب حضرت بلال رضی اللہ عنہ یا دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن پر سرداران مکہ اپنے غرور اور تکبر کے نتیجہ میں ظلم کیا کرتے تھے۔ اس وقت جس وقت وہ تپتی ہوئی ریت کے اوپر لٹائے جاتے اور ان کے اوپر پتھر رکھے جاتے تھے تو وہ اتباع احکام شریعت کی بہترین مثال قائم کرتے تھے۔ پھر خدا نے اسی بلال رضی اللہ عنہ پر اتنا احسان کیا کہ وہ بلال رضی اللہ عنہ جو مظلومیت کی حالت میں تپتی ہوئی ریت کے اوپر پڑا ہوتا تھا اس کے جھنڈے کے نیچے سرداران مکہ اپنی زندگیوں اور اپنی عزتوں کی حفاظت کے لئے جمع کئے گئے کتنے بڑے احسان کے قابل بنا دیا بلال رضی اللہ عنہ کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی احسان ہے کہ آپ نے دنیا کو یہ سبق دیا کہ دیکھو بلال رضی اللہ عنہ جیسا غلام اور دنیا کا دھتکارا ہوا جب میری صحبت میں رہ کر اور قرآن کریم پر عمل کر کے خدا تعالیٰ کی محبت کو پا لیتا ہے تو اس کی قوت احسان اتنی بڑھ جاتی ہے کہ مکہ کے سرداران کو بھی اس کے جھنڈے تلے پناہ لینی پڑتی ہے۔ اس میں یہ سبق بھی تھا کہ اسلام پر چلوگے تو ظلی محسنِ کامل بن جاؤ گے جیسا حضرت بلال رضی اللہ عنہ بنے اور جیسا کہ اس زمانے میں ہزاروں دوسرے صحابہ ظلی محسن کامل بنے۔

آسمانی فیصلہ اور جماعت احمدیہ کا فرض

پھر اس وقت کی ساری معروف دنیا پر احسان کیا۔ اسی طرح دنیا میں انسان کے ساتھ چکر چلتا ہے اب پھر آسمانوں پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ اسلام ازسرنو اسی شان اور شوکت اور اسی تروتازگی کے ساتھ دنیا میں دیکھا اور پایا جائیگا اور دنیا پر احسان کرنے والا ہوگا جس طرح پہلے زمانہ میں تھا۔ یہ آسمانی فیصلہ ہے زمینی طاقتیں اسے روک نہیں سکتیں۔ یہ ضرور پورا ہوگا۔ لیکن یہ آسمانی فیصلہ مجھ پر اور آپ پر بہت سارے فرض بھی عاید کر رہا ہے۔ خدا تعالیٰ نے نشان دیئے ہیں۔ arrows (آیروز) لگے ہوئے ہیں کہ یہ راستہ ہے تمہارے ظلی محسنِ کامل بننے کا۔ ایک احمدی کے دل میں جب یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ مثلاً سارا انگلستان احمدی مسلمان ہو جائے۔ تو یہ اس واسطے نہیں ہوتا کہ پھر انگلستان افریقی ممالک میں امپریلزم کا ظلم ڈھائے۔ یہ ہمارے دل میں خیال پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ ہمارے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ سارے انگریز مسلمان ہو جائیں گے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے لگ جائیں اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی الوہیت کے عقیدہ کو ایک غیر معقول بات سمجھتے ہوئے چھوڑ دیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار ہو کر اللہ تعالیٰ کے قدموں میں جا کر اپنا سر رکھیں اور پھر ظلی محسن کامل کی حیثیت سے جس طرح وہ ایک وقت میں ظالم کامل کی حیثیت میں دنیا پر چھائے تھے اب محسنِ کامل کی حیثیت میں غیر مسلم دنیا پر چھا جائیں۔ یہ ہماری خواہش ہے یہ خواہش نہیں ہے کہ وہ پھر سے ظالم و سفاک بن جائیں

پس یہ سات arrows (ایروز) ہیں یہ سات نشان ہیں جو نشاندہی کر رہے ہیں کہ ان راستوں پر چلو، یہ صفات اپنے اندر پیدا کرو، پھر خدا تعالیٰ تمہیں کمزور ہونے کے باوجود اور مظلوم ہونے کے باوجود ظالم بننے سے بھی بچائے گا

غلبہ اسلام اور خدام الاحمدیہ کے فرائض

اس وقت ہماری جو نسل ہے یعنی خدام الاحمدیہ جس میں اطفال اور خدام شامل ہیں یعنی جن کی سات سال سے لے کر چالیس تک کی عمر ہے اس پر بڑی ذمہ داریاں ہیں۔ اس وقت افق دنیانیت پر غلبہ اسلام کی شعاعیں جن کی نگاہیں تیز ہیں انہیں ابھرتی نظر آرہی ہیں۔ جن کی نگاہیں ذرا کمزور ہیں وہ آج نہیں تو کل دیکھ لیں گے۔ لیکن ہمارے اوپر بڑی ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں۔ ہمیں اخلاقی لحاظ سے ذہنی لحاظ سے اور جسمانی لحاظ سے ہر وقت چوکس رہنا چاہیئے۔ مدثر کے معنے یہی ہوں گے۔ وہ گھوڑا کون ہے جس کی پیٹھ پر آپ نے سوار ہونا ہے اور وہ تیار ہے اور جسے آپ نے خوب کھلا پلا کر تیار رکھا ہوا ہے کہ عرب کے گھوڑے کی طرح نو سو میل بغیر پانی پئے کے سفر طے کرے۔ وہ گھوڑا اسلام کا گھوڑا ہے۔ وہ گھوڑا اخلاق کا گھوڑا ہے۔ وہ گھوڑا خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے جذب کرنے کا گھوڑا ہے۔ جیسے ہم تمثیلی زبان میں گھوڑا کہتے ہیں۔ اسکے اوپر آپ نے سوار ہونا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو لے کر۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علوم سکھائے گئے ہیں ان کو لے کر اور جو نور آپ کو دیا گیا ہے اس نور کی جھولیاں بھر کر (اگر اس نور کی جھولیاں بھری جا سکیں اور آپ اس کو لے جائیں) آپ نے دنیا کے پاس جانا ہے، اس سے لینے کے لئے نہیں بلکہ اسے دینے کے لئے آپ نے جانا ہے۔ اس کام کے لئے آپ کو تیار ہونا چاہیئے۔ خدا کرے ہماری ساری دعائیں اور ہماری حقیر کوششیں کامیاب ہوں اور یہ نسل جو اس وقت ہمارے دلوں میں ایک امید پیدا کر رہی ہے، وہ خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو ہم سے زیادہ حاصل کرے۔ ہم سے کم حاصل نہ کرے۔

دعا کی تحریک

اب پھر ہم دعا کر لیتے ہیں۔ پھر میں جاؤں گا آپ اپنے کام جاری رکھیں۔ موقع ملا تو پھر بھی شاید آجاؤں۔ ویسے گرمی مجھے ابھی تکلیف دیتی ہے۔ اسی واسطے میں پندرہ منٹ لیٹ ہو گیا تھا بہت دعائیں کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے نیکی کی توفیق پانا بھی اللہ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں ہے وہی سب کچھ دینے والا ہے اسی سے سب کچھ مانگیں اور اصولی طور پر ایک ہی دعا کریں کہ اے خدا! جس طرح حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت یعنی نشأۃ اولیٰ کے زمانہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل تیری رحمتوں سے بہت کچھ پایا (اب اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے زمانے میں) [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۱۱

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم دینی مصروفیات

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر ہفتہ سینکڑوں احباب جماعت و غیر از جماعت دوستوں کو شرف ملاقات بخشتے ہیں یہ ملاقات انفرادی بھی ہوتی ہے اور اجتماعی صورت میں بھی۔ اسلام نے خلفاء سے ملاقات کے بھی آداب مقرر کر رکھے ہیں۔ ان پر عمل کرنے سے ہی صحیح طور پر ملاقات کے روحانی فوائد سے متمتع ہوا جا سکتا ہے۔ احباب جماعت کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان امور کو ملحوظ رکھکر ملاقات کے لئے تشریف لایا کریں تا ظاہری ملاقات ان کی باطنی پاکیزگی کا سبب بن جایا کرے۔

ملاقات سے پہلے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے

حضور اقدس سے یوں تو اتوار کے دن ملاقات ہو سکتی ہے۔ اس دن حضور نے عام اجازت دے رکھی ہے کہ دوست بروقت دفتر میں آکر ملاقات کے لئے نام لکھوا دیا کریں۔ لیکن اس کے علاوہ اگر کسی دوست نے حضور سے کسی اہم معاملہ میں ملاقات کرنی ہو۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے بذریعہ خط و کتابت پرائیویٹ سیکرٹری کے ذریعہ حضور سے وقت حاصل کر لیں۔

بقیہ صفحہ ۳

"صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا" کی رو سے جب تو نے ہمیں صحابہ کا مثیل بنا دیا ہے تو ہم پر بھی وہی رحمتیں تیری اور وہی پیار تیرا اور وہی لطف تیرا اور وہی برکتیں تیری نازل ہوں تا کہ ہم بھی ظلی محسن کامل کی حیثیت سے اسی طرح دنیا میں اسلام کو پھیلائیں اور غالب کریں جس طرح اُس وقت صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ان تابعین اور تبع تابعین نے جنہوں نے صحابہ کرامؓ کے رنگ میں اپنی زندگیوں کو رنگا تھا ظلی محسن کامل کی حیثیت میں دنیا میں اسلام کو پھیلایا اور دنیا پر اسلام کو غالب کیا تھا۔ آؤ دعا کریں۔

اور وقت کی معین اطلاع ملنے پر ہی ملاقات کے لئے تشریف لا دیں۔ حضور کا وقت نہایت قیمتی ہے اور حضور کے وقت کا ہر لمحہ ہی اشاعتِ اسلام و تربیت جماعت کے بارہ میں غور و فکر اور عملی کارروائی میں صرف ہوتا ہے۔ اس لئے احباب بلا قبل از وقت اطلاع کے ملاقات کے لئے آکر وقت کو ضائع کرنے سے اجتناب فرما دیں۔

ملاقات کے لئے اجازت کا حصول قرآنی حکم پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مومنین کو اس طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"یا ایھا الذین اٰمنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اھلھا۔ ذٰلکم خیر لکم لعلکم تذکرون"

ترجمہ۔ اے مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں نہ داخل ہوا کرو جب تک کہ اجازت نہ لے لو۔ یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا اور اس فعل کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم نیک باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو گے۔ (نور ع۴)

ملاقات کی اجازت نہ ملے تو بشاشت سے واپس چلے جائیں

اگر حضور اقدس اپنی اہم دینی مصروفیات کے پیش نظر کسی کو ملاقات کی اجازت نہ دیں تو بشاشت سے لوٹ جانا چاہیئے۔ قرآن مجید نے بھی مومنین کو یہی حکم دیا ہے چنانچہ فرمایا:۔

"وان قیل لکم ارجعوا فارجعوا ھو ازکیٰ لکم" (نور ع۴)

ترجمہ:۔ (اور کوئی گھر میں ہو) اور تم سے کہا جائے کہ اس وقت چلے جاؤ۔ تو تم چلے آؤ یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہوگا۔

ملاقات کی اجازت نہ ملنے کی صورت میں ملاقات کے لئے اصرار کرنا قرآنی حکم کی خلاف ورزی ہے۔ ثواب اور برکت اس میں ہی ہے کہ جب کہا جائے کہ آج ملاقات نہیں ہو سکے گی تو بشاشت کے ساتھ لوٹ جانا چاہیئے۔

ملاقات کی اجازت ملنے کے بعد انتظار کا وقت ذکر الٰہی میں گذاریں

جب ملاقات کی اجازت مل جائے اور ابھی ملاقات میں کچھ دیر ہو۔ تو بجائے ادھر ادھر کی باتوں کے اپنا وقت ذکر الٰہی میں صرف کریں۔ خلفاء سے ملاقات روحانی ترقیات کا موجب ہوتی ہے۔ قرآن کریم نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے کونوا مع الصادقین۔ پس ملاقات سے پہلے اپنا وقت استغفار اور ذکر الٰہی میں صرف کرنا ضروری ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

"امام اگر مجلس میں آکر بیٹھتا ہے تو صرف اس لئے آکر نہیں بیٹھتا کہ وہ سوالوں کا جواب دیتا رہے بلکہ اگر مجلس میں بیٹھکر لوگ ذکر الٰہی کریں اپنے قلوب کی صفائی کا خیال رکھیں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید بجا لائیں تو یہ چیز سوالات سے بہت زیادہ اہم اور بہت زیادہ مفید نتائج پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔"

(الفضل ۲ جون ۱۹۲۵ء)

ملاقات کیلئے جتنا وقت منظور ہو اس کی پابندی کی جائے

حضور اقدس کا وقت اس طرح پر تقسیم ہے کہ جب تک معین طور پر اس تقسیم کی پابندی احباب نہ کریں گے۔ حضور کے وقت کے ضیاع کا امکان ہے ملاقات کے لئے تشریف لانے والے احباب کو ملاقات کے لئے جتنا وقت حضور منظور فرماتے ہیں۔ اس کی اطلاع کر دی جاتی ہے۔ وقت ختم ہونے پر دفتر کے کارکن گھنٹی کے ذریعہ ملاقاتی دوست کو مطلع بھی کر دیتے ہیں۔ لیکن بسا اوقات باوجود اطلاع کرنے کے دوست وقت کی پابندی نہیں کرتے۔ جس کا اثر دوسرے ملاقاتیوں پر بھی پڑتا ہے۔ اور بعض اوقات یہ خطرہ پیدا ہو جاتا ہے کہ کہیں آخر میں ملاقات کرنیوالے بوجہ تنگیٔ وقت کے ملاقات سے محروم ہی نہ رہ جائیں۔ حضرت مصلح موعودؓ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"۔ ۔ ۔ ۔ دوستوں کو علیحدہ ملاقات کا موقع دیتا رہتا ہوں لیکن الگ ملنا تبھی ضروری ہو سکتا ہے جبکہ خاص طور پر اس کی ضرورت بھی ہو اور کوئی ایسی بات کرنی ہو جو مجلس میں نہ کی جا سکتی ہو مگر بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دوست آتے ہیں اور الگ ملنا چاہتے ہیں لیکن جب علیحدہ ملاقات کا موقع دیا جاتا ہے تو کہتے ہیں مجھے اپنے لئے دعا کے لئے کہنا تھا۔ حالانکہ یہ بات وہ مجلس میں بھی کہہ سکتے تھے۔ مگر اس کے لئے میرے وقت میں سے ۱۵۔۲۰ منٹ خرچ کرا دیتے ہیں۔ بعض دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ کوئی دوست ملنے کے لئے آتے ہیں تو میرا ہاتھ پکڑ کر پندرہ پندرہ بیس بیس منٹ بھی کہتے جاتے ہیں میرے لئے ضرور دعا کرنا۔ چونکہ میں ہر بار ان کے جواب میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ضرور دعا کروں گا۔ اس لئے کبھی کبھی وقفہ کہہ دیتا ہوں ہاں ضرور کروں گا۔ میں اس طریق کو روکنا چاہتا ہوں اور یہ بھی آپ ہی لوگوں کے فائدہ کے لئے۔ تاکہ میں اپنا وقت ضروری کاموں میں لگا سکوں۔ اس طریق کی بجائے اگر کوئی صاحب میرا زیادہ وقت لئے بغیر دعا کے لئے کہیں تو مجھے ان کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہو۔ کیونکہ میں سمجھونگا کہ ان کو میرے وقت کی قدر ہے۔"

(منہاج الطالبین ص)

ملاقات کیلئے صبح کے وقت آنا چاہیئے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ صبح سے دوپہر تک عام طور پر دفتر میں تشریف لا کر کام کرتے ہیں اور دفتری وقت میں ہی ملاقات کا شرف بھی بخشتے ہیں۔ جن احباب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملاقات کے لئے حاضر ہونے کا حکم ہو تو ان کو یہ بات نوٹ کر لینی چاہیئے کہ اس سے یہ مراد نہیں کہ دن کے کسی وقت بھی ان کی ملاقات ہو سکے گی بلکہ ان کو صبح دفتر میں حاضر ہونا چاہیئے اس کے بعد حضور جو بھی وقت دیں اس کے مطابق ان کی ملاقات ہو جائے گی۔ خلیفہ سے ملاقات نہایت ضروری روحانی ترقی میں ممد امر ہے۔ جب بھی موقع ملے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیے وقت کی ملاقات اور مصافحہ کا شرف حاصل کرتے رہنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ ہمارے پاس نہیں آتے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ پس دوستوں کو جب بھی موقع ملے ملاقات کے ذریعہ پاکیزگیٔ نفس کا سامان کرنا چاہیئے۔ لیکن الگ ملاقات کے لئے صرف اسی صورت میں وقت حاصل کرنے کی درخواست کریں جب کہ وہ بات خط کے ذریعہ حل نہ ہو سکتی ہو۔

قبولیت دعا کا ایک نشان

پچھلے سال ساہیوال کے مکرم نذیر احمد صاحب باجوہ ایک کیس میں ماخوذ ہو گئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دعا فرمائی تو حضور کو یہ آواز آئی کہ "بری ہو گئے" ان کی اہلیہ صاحبہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی تھیں اور حضور سے ان کی ضمانت پر رہائی کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ حضور اقدس نے ان کو فرمایا کہ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بریت کی اطلاع دی ہے ضمانت پر رہا ہونے کی نہیں۔ پس انشاء اللہ بری کر دیئے جائیں گے آپ بے فکر رہیں۔ حضور اقدس نے اس غیبی اطلاع کا ذکر متعدد دوستوں سے بھی فرمایا۔

مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۷۲ء کو ساہیوال سے بذریعہ تار حضور کی خدمت میں یہ اطلاع موصول ہوئی کہ مکرم نذیر احمد صاحب باجوہ باعزت طور پر بری کر دیئے گئے ہیں اگلے دن مکرم نذیر احمد صاحب باجوہ حضور کی ملاقات کے لئے بھی حاضر ہو گئے فالحمد للہ۔ جب خاکسار نے تار حضور اقدس کی خدمت میں پیش کی تو فرمایا مجھے تو پہلے ہی علم تھا کہ یہ بری ہو جائیں گے۔

قرآن کریم کی اشاعت کا عزم

پچھلے ہفتہ مکرم مولانا ابوالمنیر نور الحق صاحب نے قرآن کریم (مترجم انگریزی) کا انڈیکس درمیانہ سائز کے بننے حضور اقدس کی خدمت میں پیش کئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خوشنودی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ اب بہت جلد قرآن کریم بلا ترجمہ بھی شائع کر دیا جائے تا کہ ہر احمدی گھر میں قرآن کریم پہنچ سکے فرمایا میرا ارادہ ہے کہ عنقریب تفسیر صغیر بھی لاگت پر شائع کرنے کے بعد جماعت کو دی جائے۔ اس سے اس کی قیمت میں خاصی کمی آ جائے گی۔ فرمایا قرآن کریم کو دنیا بھر میں انشاء اللہ سیلاب کی طرح پھیلا دینے کا عزم کر چکا ہوں۔ اور اگلے تین چار سال میں کم از کم دس لاکھ قرآن کریم چھپ کر دنیا میں پھیلا دیا جائے گا۔ اور یہ سلسلہ مستقلاً قائم رہے گا۔ قرآن کریم اب صرف لاگت پر ہی دیا جائے گا۔ اس سے کسی قسم کا منافع نہیں لیا جائے گا۔

دعائے مغفرت

میرے بھتیجے محمد اسمٰعیل صاحب لوکو ڈرائیور ۱۶ اور ۱۷ جنوری کی درمیانی شب کندیاں میں بعمر ۴۵ سال ناگہانی طور پر فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم موصی تھے ان کا جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا اور ۱۹ جنوری کو بعد نماز عشاء ان کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ تدفین کے بعد مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ناظم دارالقضاء نے دعا کرائی۔

آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین لڑکے اور تین لڑکیاں یادگار چھوڑے ہیں ان کے بڑے صاحبزادے عزیزم شاہد احمد صاحب بی ایس سی تعلیم الاسلام ہائی سکول میں معلم ہیں۔

مرحوم بہت با اخلاق مخلص اور سادہ مزاج شخص تھے ہر ایک کے ساتھ ہمدردی اور شفقت کا سلوک کرتے تھے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے پس ماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

محمد دین انور
لیکچرار گورنمنٹ کالج سرگودہا

فہرست چندہ برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ (۴)

۱۱/۱۱/۷۱ تا ۱۰/۱۲/۷۱

۱۲۴	چوہدری نذیر احمد صاحب دیپالپور	۱۰٫۰۰	روپے
۱۲۵	ڈاکٹر قمر مجید صاحب سرگودھا شہر	۱۰٫۰۰	〃
۱۲۶	شیخ عبداللطیف صاحب پراچہ 〃	۲۰٫۰۰	〃
۱۲۷	مسز ضیاء اظہار صاحب 〃	۲۰٫۰۰	〃
۱۲۸	صالحہ خاتون صاحبہ 〃	۱۰٫۰۰	〃
۱۲۹	چوہدری شریف احمد صاحب کھاریاں	۳۵٫۰۰	〃
۱۳۰	ظفر اللہ صاحب 〃	۱۰٫۰۰	〃
۱۳۱	عبدالعزیز صاحب سیکرٹری مال قاضی احمد ضلع نوابشاہ	۵۰٫۰۰	〃
۱۳۲	شریف احمد صاحب دیڑھوی باندھی	۱۰٫۰۰	〃
۱۳۳	چوہدری محمد اسلم صاحب ایاز 〃	۱۰٫۰۰	〃
۱۳۴	منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ رئیس عبداللہ خان صاحب باندھی	۱۶٫۰۰	〃
۱۳۵	منظور احمد خان صاحب چک ۱۵۳ شمالی سرگودھا	۱۲٫۰۰	〃
۱۳۶	ملک عزیز احمد صاحب لودھراں	۲۰٫۰۰	〃
۱۳۷	ملک خلیل احمد صاحب ولد ملک محمد رمضان صاحب لودھراں	۱۰٫۰۰	〃
۱۳۸	ملک خلیل احمد صاحب عرف ننھے	۱۱٫۰۰	〃
۱۳۹	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب بذریعہ لجنہ حرکت ربوہ	۵٫۰۰	〃
۱۴۰	لجنہ اماء اللہ بہاولپور	۱۰٫۰۰	〃
۱۴۱	سعیدہ زاہدہ صاحبہ اہلیہ رفیق احمد صاحب ثاقب ربوہ	۱۰٫۰۰	〃

برائے تعمیر

۱	شیخ محمد یعقوب صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر		۱۶٫۰۰	〃
۲	محمد بشیر احمد علی صاحب جھنگ صدر		۱۰٫۰۰	〃
۳	ملک محمد صفدر صاحب	راولپنڈی	۱۰٫۰۰	〃
۴	چوہدری جمیل الرحمن صاحب	راولپنڈی	۱۰٫۰۰	〃
۵	چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب	کراچی	۱۵٫۰۰	〃
۶	ڈاکٹر انیسہ قمر صاحبہ	کراچی	۱۰٫۰۰	〃
۷	مسعود احمد صاحب	کراچی	۲۰٫۰۰	〃
۸	زکیہ خاتون صاحبہ	کراچی	۳۵٫۰۰	〃
۹	جمیلہ بشریٰ صاحبہ سیفی	کراچی	۱۰٫۰۰	〃
۱۰	بیگم نصر اللہ صاحب	کراچی	۱۰٫۰۰	〃
۱۱	شیخ الار رسول صاحب	کراچی	۱۰٫۰۰	〃
۱۲	ڈاکٹر مرزا ارشاد علی صاحب	کراچی	۱۰٫۰۰	〃
۱۳	بیگم ثانی سید انتظار حسین صاحب	کراچی	۱۰٫۰۰	〃
۱۴	زکیہ امتیاز صاحبہ	کراچی	۲۱٫۰۰	〃
۱۵	بیگم لفٹننٹ شاہ صاحب	کراچی	۱۰٫۰۰	〃
۱۶	بشریٰ حمید انور صاحب	کراچی	۱۰٫۰۰	〃
۱۷	مسز سکینہ قاضی صاحب	کراچی	۱۰٫۰۰	〃
۱۸	قریشی محمد مسعود احمد صاحب کراچی	کراچی	۱۰٫۰۰	〃
۱۹	بابو عنایت اللہ صاحب	کراچی	۲۰٫۰۰	〃
۲۰	شیخ رفیع الدین احمد صاحب	کراچی	۱۱٫۸۰	〃
۲۱	حبیبہ قدسیہ صاحبہ	کراچی	۱۵٫۰۰	〃
۲۲	لجنہ اماء اللہ ساہیوال	ساہیوال	۱۰٫۰۰	〃
۲۳	〃 لاہور	لاہور چھاؤنی	۲۵٫۰۰	〃
۲۴	دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ منجانب ایک غیر احمدی خاتون بذریعہ مخدوم الطاف احمد صاحب خانپوری		۲۵۰٫۰۰	〃
۲۵	زاہد حسین صاحب نوشہرہ چھاؤنی		۱۰٫۰۰	〃
۲۶	نصرت محمودہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ بیگم چوہدری عبدالمجید صاحب باجوہ		۲۰۰٫۰۰	روپے
۲۷	بیگم اعجاز صاحب سیالکوٹ		۱۰٫۰۰	〃
۲۸	رانا خالد سعید صاحب ملتان		۱۰٫۰۰	〃
۲۹	اہلیہ ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب گوجر خان		۱۰٫۰۰	〃
۳۰	جماعت احمدیہ ایبٹ آباد		۱۰٫۰۰	〃
۳۱	میر عبدالحفیظ صاحب تلونڈی راہوالی		۱۰٫۰۰	〃
۳۲	سیکرٹری مال فضل عمر ماڈل فارم ضلع سکھر		۲۵٫۰۰	〃
۳۳	سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ مردان		۲۰٫۰۰	〃

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر شخص کو جو خلیفہ وقت کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے اُسے سمجھ لینا چاہیے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے

جماعت کے اتحاد کے لئے ضروری ہے کہ خلیفۂ وقت کی رائے کا احترام کیا جائے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"ایک شخص جو خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے اسے سمجھنا چاہیئے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے اور خلیفہ کا کام دن رات لوگوں کی راہ نمائی اور دینی مسائل میں غور و فکر ہوتا ہے۔ اس کی رائے کا دینی مسائل میں احترام ضروری ہے اور اس کی رائے سے اختلاف اُسی وقت جائز ہو سکتا ہے جب اختلاف کرنے والے کو ایک اور ایک دو کی طرح یقین ہو جائے کہ جو بات وہ کہتا ہے وہی درست ہے پھر یہ بھی شرط ہے کہ پہلے وہ اس اختلاف کو خلیفہ کے سامنے پیش کرے اور بتائے کہ فلاں بات کے متعلق یہ شبہ ہے اور خلیفہ سے وہ شبہ دور کرائے، جس طرح ڈاکٹر کو بھی مریض کہہ دیا کرتا ہے کہ مجھے یہ تکلیف ہے آپ بیماری کے متعلق مزید غور کریں پس اختلاف کرنے والے کا فرض ہے کہ جس بات میں اسے اختلاف ہو اسے خلیفہ کے سامنے پیش کرے نہ کہ خود ہی اس کی اشاعت شروع کر دے ورنہ اگر یہ بات جائز قرار دی جائے کہ جو بات کسی کے دل میں آئے وہی بیان کرنی شروع کر دے تو پھر اسلام کا کچھ بھی باقی نہ رہے کیونکہ ہر شخص میں صحیح فیصلہ کی طاقت نہیں ہوتی ورنہ قرآن شریف میں یہ نہ آتا کہ جب امن یا خوف کی کوئی بات سنو تو اولی الامر کے پاس لے جاؤ کیا اولی الامر غلطی نہیں کرتے؟ کرتے ہیں مگر ان کی رائے کو احترام بخشا گیا ہے اور جب ان کی رائے کا احترام کیا گیا ہے تو خلفاء کی رائے کا احترام کیوں نہ ہو ... پس ہر شخص ہر بات کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکتا۔ اور جماعت کے اتحاد کے لئے ضروری ہے کہ اگر کسی کو کسی بات میں اختلاف ہو تو اسے خلیفہ کے سامنے پیش کرے اگر کوئی شخص اس طرح نہیں کرتا اور اختلاف کو اپنے دل میں جگہ دے کر عام لوگوں میں پھیلاتا ہے تو وہ بغاوت کرتا ہے، اسے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔"

(منہاج الطالبین صفحہ ۱۲ - ۱۳)

رہائشی مکان کی ضرورت

مجھے ایک گھر کی ضرورت ہے اگر سوئی گیس اور فلش سسٹم کی سہولت ہو اور گھر محلہ دار الصدر ربوہ میں ہو تو اس کو ترجیح دی جائے گی اس کے متعلق جو تصفیہ کرنا ہو بیگم مرزا انور احمد بیت الفضل دار الصدر ربوہ سے بات کر لیں۔

بیگم مرزا رشید احمد
مراتب علی روڈ ۳۰۔ الف سی گلبرگ لاہور
فون نمبر ۸۰۲۰۴

ولادت

خاکسار کے بیٹے عزیزم محمد مفلح کے ہاں ۱۷ر جنوری ۱۹۷۲ء کو لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ عزیزہ کا نام امۃ اللطیف بشریٰ تجویز ہوا ہے۔

احباب سعیدہ اور خادم دین بننے اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرماویں۔

(خاکسار حکیم عبداللطیف شاہد۔ دار النصر غربی ربوہ)

آیت کریمہ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کا تقاضا

تمام مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مذکورہ بالا آیت کریمہ آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والے مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہے جماعت احمدیہ جو حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن سے وابستہ ہے غلبۂ اسلام کی اس خوشخبری پر دل و جان سے ایمان رکھتی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اسلام اب تمام مذاہب باطلہ پر غالب آکر رہے گا اور ہم ساری دنیا کے قلوب کو مسخر کریں گے۔ اس امر کے حصول کے لئے ہر احمدی کو ہمہ تن کوشش میں مصروف ہو جانا چاہیئے۔"

اسلام کو کل ادیان پر غلبہ بخشنے کی خوشخبری کا تقاضا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب احمدیوں کو اس کی توفیق سعید بخشے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۲۴ر جنوری۔ خوراک و زراعت کے مرکزی وزیر ملک معراج خالد نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ حکومت پورے ملک میں سماجی اور معاشی انقلاب لانے کے لئے وسیع پیمانے پر زرعی اصلاحات نافذ کرے گی۔ لگان داری کے نئے قوانین وضع کئے جائیں گے تاکہ زمیندار اور مزارعین دونوں سے انصاف ہو سکے۔ وزیر زراعت نے کہا کہ کم از کم ملکیت زمین کی حد مقرر کرنے کے سلسلہ میں ہر علاقہ اور ہر ضلع کے مقامی حالات کا لحاظ رکھا جائے گا۔ بڑے بڑے زمینداروں نے اور بعض دیگر اشخاص نے مختلف ہتھکنڈوں سے جو زمین حاصل کر رکھی ہے اسے واپس لے لیا جائے گا۔ اور اسے مزارعین میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ آپ نے بتایا ایک کمیٹی قائم کر دی گئی ہے جو کم سے کم وقت میں دیہی ترقی کا جامع پروگرام مرتب کرے گی تاکہ دیہی آبادی کا معیار زندگی بلند ہو سکے

حیدرآباد ۲۴ر جنوری۔ سندھ کے گورنر ممتاز علی بھٹو نے ٹنڈو محمد خان میں طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا حکومت طلباء کے مسائل کو تسلی بخش طور پر حل کرے گی۔ طلباء کو چاہیئے کہ وہ صبر و تحمل اور نظم و ضبط سے علم حاصل کرنے کے لئے متواتر محنت کرتے چلے جائیں۔

لاڑکانہ ۲۳ر جنوری۔ صدر نے لاڑکانہ میں اپنی پریس کانفرنس میں بحالیٔ جمہوریت کے حسب ذیل اقدامات کا اعلان کیا:۔

۱۔ صوبائی اسمبلیوں کے اجلاس ۲۳ر مارچ کو ہوں گے۔

۲۔ خواتین کی نشستوں کے انتخابات ۱۵ اور ۲۰ فروری کے درمیان ہوں گے

۳۔ صوبائی اسمبلیوں کے اجلاس تک گورنروں کو رائے عامہ سے باخبر رکھنے کے لئے مشیر مقرر کئے جائیں گے۔

۴۔ لوکل گورنمنٹ کے تمام اداروں کے انتخابات از سر نو کرائے جائیں گے اور بنیادی جمہوریتوں کا نظام مکمل طور پر ختم کر دیا جائے گا۔

۵۔ ڈسٹرکٹ کونسلوں میں عوامی کمیٹیاں اور عوامی میونسپلٹیاں قائم ہوں گی۔

لاڑکانہ ۲۳ر جنوری۔ صدر بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ وہ ۳۱ر جنوری کو چین کے دورہ پر جائیں گے۔ ۲۸ر جنوری کو ترکی کے دورے پر روانہ ہوں گے۔

آپ نے بتایا کہ جنگی قیدیوں کی واپسی کے لئے بھرپور کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ہم نے اس سلسلہ میں کئی اقدام کئے ہیں۔ توقع ہے کہ بھارت کی جانب سے بھی خیر سگالی کا مظاہرہ کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں بڑی عالمی طاقتوں سے بھی رابطہ قائم ہے

ڈھاکہ ۲۳ر جنوری۔ شیخ مجیب الرحمن نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے کہا ہے کہ وہ ایک ٹریبونل مقرر کریں جو ان افراد پر مقدمہ چلائے جنہوں نے بنگلہ دیش میں قتل عام کیا ہے انہوں نے کہا سب سے بڑا جنگی مجرم یحییٰ خان ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵